البقرة : 241

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ

(اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو انھیں بھی بھلے طریقے سے کچھ دے دلا کر رخصت کیا جائے)

پچھلی آیت (236) میں اِسی طرح کی بات کی گئی تھی جو ایسی مطلقہ عورت کے بارے میں تھی جبکی رخصتی نہیں ہوئی اور مہر بھی مقرر نہیں ہوا تھا۔ اب یہاں ہر طرح کی مطلقہ عورت کے بارے میں ہے خواہ اسکا مہر مقرر ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا یا رخصتی سے پہلے طلاق دی گئی یا رخصتی کے بعد طلاق دی گئی۔ ہر طرح کی مطلقہ عورت کو کچھ نہ کچھ مال و متاع دیا جائے۔ تاکہ کچھ دنوں تک کم از کم وہ اچھے طریقے سے رہ سکے۔ پھر آگے اللہ کوئی اور راستہ اسکے لیے بنا دیگا۔

طلاقِ رجعی اگر ہوئی ہے تو اسکا خرچہ دینا شوہر کے ذمے ہے کیونکہ وہ ابھی تک اسکی بیوی ہے۔ جب تیسری طلاق (طلاقِ بائن) ہو جائے تب بھی جدائی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ مال و متاع دیا جائے شوہر اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ دے۔ جدائی بھی اچھے سے ہو۔ یہ متعہ طلاق (طلاق کے بعد کچھ مال دینا) ایک مرتبہ ہی ہے، زندگی بھر کے لیے نہیں ہے۔ (شاہ بالو کیس)

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ

(متقیوں پر یہ حق [لازم] ہے)

علماء کہتے ہیں کہ جدائی کے وقت بیوی کو کچھ نہ کچھ دینا واجب ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ اگر مہر مقرر نہیں تھا تب تو واجب ہے اور دوسری مطلقہ عورتوں کو دینا مستحب ہے۔ مہر دینا تو واجب ہی ہے کیونکہ وہ عورت کا حق ہے لیکن اسکے علاوہ جدائی کے وقت بھی کچھ مال دینے کی بات کی گئی۔ اگر اچھے سے ساتھ نہیں رہ سکتے تو اچھے سے الگ ہو جاؤ۔ ایکدوسرے پر الزامات بھی نہ لگاؤ۔

یہاں تقوی کی بات ہے یعنی اسلام میں حقوق دینے کا معاملہ محض قانون کے دائرے میں نہیں بلکہ اسکے لیے باہر کی طاقت سے زیادہ اندر کی طاقت کو استعمال کرنے کہا گیا۔ تقوی اندر کا زور ہے۔ اندر کے زور پر کام کرو، باہر (قانون) کے زور پر نہیں۔

کسی کو حقوق دلانے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ 1) اللہ کا خوف (تقوی) 2) قانون کا خوف اکثر لوگوں میں قانون کا خوف تو ہوتا ہے لیکن اللہ کا خوف کم ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ اگر اللہ کا خوف ہو تو اصلاح ہونے کے امکان زیادہ ہوتے ہیں اور بگاڑ کے امکان کم ہو جاتے ہیں۔ قانون کی طاقت سے ایک حد تک کسی پر زور ڈالا جا سکتا ہے۔ اسلیے بار بار اندر کی طاقت (تقوی) کی بات کی گئی۔ اگر انسان اللہ سے ڈر کر دوسروں پر زیادتی نہ کرے تو حالات درست ہو سکتے ہیں۔